سوال

مقصود ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم ایک مجلس میں سورۃ الاعلیٰ کی دو آیات کریمہ نمبر ۱۸، نمبر ۱۹ کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے، جو یہ ہیں :

اِنَّ ہٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الاُولٰی ۱۸ صُحُفِ اِبرٰہِیمَ وَمُوسٰی ۱۹ ... سورۃ الاعلیٰ

یہ باتیں پہلی کتابوں میں بھی ہیں (18) (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کی کتابوں میں۔ ''

سوال یہ ہے کہ سورۃ الاعلیٰ کا سبب نزول کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کی کتابوں کی بجائے ان کے صحیفوں کا ذکر کیوں کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

بعض مورخین نے ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم پر صحیفے نازل فرمائے، ان صحیفوں کی تعداد میں اختلاف ہے، صحیفہ ابراہیم میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی حکمتیں اور نصیحتیں بیان کی ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

أَم لَم يُنَبَّأ بِما فى صُحُفِ موسىٰ ۳٦ وَإِبرٰهيمَ الَّذى وَفّىٰ ۳۷ ... سورۃ النجم

کیا اسے اس چیز کی خبر نہیں دی گئی جو موسیٰ (علیہ السلام) کے (36) اور ابراہیم (علیہ السلام) کے صحیفوں میں تھا۔ ''

صحف کا واحد صحیفہ ہے اور صحیفہ کاغذ وغیرہ کے اس صفحہ کو بھی کہتے ہیں جس پر لکھا جائے، قرآن کو بھی اللہ تعالیٰ نے صحف فرمایا ہے، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فى صُحُفٍ مُكَرَّمَةٍ ۱۳ مَرفوعَةٍ مُطَهَّرَةٍ ۱٤ ... سورۃ عبس

(یہ تو) پر عظمت صحیفوں میں (ہے) (13) جو بلند و بالا اور پاک صاف ہے۔ ''

وقت کی کیفیت کی طرف اشارہ ہے، جب قرآن مجید ابھی مکمل لکھا ہوا نہیں تھا یا ابھی مکمل نازل ہی نہیں ہوا تھا، شاید یہ مستقبل کے حوالے سے خبر ہو۔ بہر حال صحف کا لفظ کتب کی نسبت خاص ہے لیکن کبھی کبھی یہ دونوں لفظ ایک دوسرے کے مترادف بھی استعمال ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص90

محدث فتویٰ